جدوجہد کررہے ہیں۔ کہ خدا کا قانون خدا کی زمین اور اسکے بندوں پر نافذ کردو اور ہمیں کچھ بھی نہیں چاہیے، لیکن ان سے ہر بار حکومتیں فراڈ کرتی چلی آرہی ہیں کیونکہ قبائلی علاقہ جات میں اگر نفاذ اسلام کا تجربہ کامیاب ہوتا ہے تو فوراً ہی پورا ملک اسکی لپیٹ میں آئے گا۔ اور انکا فرسودہ نظام حکومت اور تخت اقتدار رخصت ہوجائے گا۔ اسی لیے تحریک نفاذ شریعت (ملاکنڈ) کے ہاتھ میں شریعت کی "لولی پاپ" دی جاتی رہی ہے اور ہر بار ان کی مخلص لیکن سادہ لوح قیادت بغیر سوچے سمجھے اور کسی سے صلاح و مشورہ کیے حکومتی اعلانات پر امنا و صدقنا کہتی رہی۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد انہیں حقیقت حال کا پتہ چلتا ہے اور یہ دوبارہ احتجاج کرتے ہیں۔ اب اس بار پھر نواز شریف اور اس کے حواریوں نے نفاذ شریعت کی تحریک سے خائف ہوکر نفاذ شریعت اور نظام عدل قائم کرنے کا مبہم اعلان کردیا ہے۔ لیکن حکومت کی جانب سے طرح طرح کے اعلانات کے باوجود نفاذ شریعت کے پروانے اس بار ان کے دام زرین میں نہیں آرہے اور ان پر اسکی قلعی کھل گئی ہے۔ موجودہ نظام عدل اور شریعت پیکج کے مطابق یہی جج چند ماہ کے کورس کے بعد قضاۃ کے مسند جلیلہ پر "فائز" ہونگے۔ اور ماشاء اللہ قرآن و سنت اور فقہی مسائل کی تشریح انہی کے خیالات کے مطابق ہوگی۔ جو اب تک انگریزی نظام کے امین اور علمبردار بنے ہوئے تھے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ زہر کو کتنا بھی چاندی ورق کے پردوں میں چھپایا جائے زہر زہر ہی رہے گا اور وہ قند و شکر کی صورت ہرگز اختیار نہیں کرے گا۔ موجودہ کرپٹ انتظامیہ اور راشی پولیس اور فرسودہ عدالتی نظام کے ہاتھوں میں نفاذ شریعت کی باگ دوڑ دینا کیسے منظور ہوسکتا ہے؟

ع میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

حکومت نے احسان کرتے ہوئے علماء کو جج صاحبان کے ماتحت "سٹینو گرافر" کی طرح کام کرنے کا اعلان فرمایا ہے کہ علماء سے مشورہ بھی لیا جاسکے گا۔ یعنی ایک جید عالم فاضل جج کا تابع مہمل بن کر کام کرے گا۔۔۔ "لطف و احسان اور کرم نوازی" کا اس سے بڑھ کر مظاہرہ کیا ہوگا؟ انہی علماء کے پیشوروں امام اعظمؒ، ابو حنیفہؒ وغیرہ نے تو فاسق بادشاہوں کی طرف سے قاضی القضاۃ جیسے اہم عہدے ٹھکرا دیے تھے۔ تو بھلا ان کرپٹ راشی اور فاسق و فاجر انتظامیہ اور ججوں کے ہمراہ وہ کیا کام

کریں گے۔اگربالفرض یہ لوگ اس کرپٹ نظام میں داخل ہو بھی گئے تو کوئی خاطر خواہ تبدیلی بھی نہیں لاسکیں گے کیونکہ اصل اختیار تو ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا۔پھر حکومت کو اس بات کا موقع مل جائے گا کہ علماء اور نفاذ شریعت کا نظام بھی کچھ نہ کرسکا اور ویسے بھی نمک کی کان میں گرنے والا بالآخر خود نمک بن جاتا ہے۔پھر قاضی کورٹس کے فیصلوں کے خلاف کوئی بھی مجرم ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں ان فیصلوں کے خلاف جاسکتا ہے۔ماضی میں بھی ملاکنڈ میں ایک عدالت نے چور پر حد قائم کی لیکن ہائی کورٹ نے اس سزا کو کالعدم قرار دے دیا۔ان تجربات کی روشنی میں یہ ایک افسانہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

حکومت نے ملک کے تمام مذہبی علماء، دینی مدارس اور اداروں سے اس سلسلہ میں کوئی مشورہ طلب نہیں کیا۔جب تحریک نفاذ شریعت نے حکومتی مسودہ مسترد کردیا تو اس کے بعد حکومت کے ہوش ٹھکانے آئے۔اور وہ اب علماء کی طرف رجوع کررہے ہیں۔لیکن علماء اور دینی جماعتوں کو مسلم لیگ اور پیپلزپارٹی کے لیڈروں کا ایمان معلوم ہوچکا ہے۔اس سے قبل موجودہ حکمرانوں نے چندماہ پہلے شریعت بل کے نفاذ کا اعلان کیا تھا لیکن اس کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی۔نہ ہی سینٹ سے پاس کرانے کیلئے کوئی دباؤ ڈالا گیا اور نہ پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا گیا۔یہ فقط ایک انتخابی وعدہ تھا جسے پورا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سارے حکومتی اقدامات تحریک طالبان کے اثرات پاکستان اور بالخصوص قبائلی علاقہ جات میں روکنے اور نہ پھیلنے کیلئے کیے جارہے ہیں۔لیکن ان وقتی کاغذی اقدامات سے بڑھتے ہوئے اسلامی انقلاب کو نہیں روکا جاسکتا۔خداوند پاکستانی قوم کو ان جھوٹے اور منافق حکمرانوں سے نجات دلائے۔اور حقیقی معنوں میں نفاذ شریعت اس ملک کا مقدر بنادے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کیلئے خصوصی ایوارڈ

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی شخصیت عالم اسلام کا سرمایہ افتخار ہے۔آپکی ہشت پہلو شخصیت کسی تعارف وتعریف کی محتاج نہیں۔موجودہ عہد میں آپکی ذات عالم